Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

فون ۴۴۹ ۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

یوم ہفتہ

الفضل

روزنامہ ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۱۱ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ ۲۸ تبوک ۱۳۵۳ہش ۲۸ ستمبر ۱۹۷۴ء	نمبر ۲۲۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

خون کا دباؤ کم ہے اور کل سے ضعف کی تکلیف ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۸ تبوک۔ کل ۲۷ تبوک (ستمبر) کو مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں اس امر پر روشنی ڈالی کہ انسان کمزور اور ضعیف البنیان ہے اسے دُنیا میں قدم قدم پر سہارے کی ضرورت ہے لیکن اگر انسان خدا کو پانا اپنی زندگی کا مقصد بنا لے اور اس کی رضا کے حصول میں کوشاں ہو جائے تو پھر اسے کسی دنیوی سہارے کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ خدا تعالیٰ جو سب قدرتوں اور طاقتوں کا مالک ہے اس کا سہارا اور اس کا کارساز بن جاتا ہے اور اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے سامان وہ خود بہم پہنچاتا ہے۔ اس لئے عقلمندی اس میں ہے کہ انسان اُس کا دامن پکڑے جو علّت العلل اور تمام طاقتوں اور قدرتوں کا منبع ہے۔

آپ نے فرمایا کہ طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان خدا کو کس طرح پا سکتا ہے؟ سو اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دیا ہے کہ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ○ (البقرہ آیت ۱۸۷)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سالک کی رُو سے خدا کو پانے کی پہلی شرط یہ بیان فرمائی ہے کہ انسان میں خدا کو پانے کی سچی تڑپ اور جستجو ہونی چاہیئے اور دوسری شرط یہ ہے کہ وہ یہ جستجو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اختیار کرتے ہوئے کرے۔ اور دعاؤں کے ذریعہ خدا کو پانے کی کوشش میں لگا رہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ اسے خود بشارت دے گا کہ وہ قریب ہی ہے اور وہ اپنی قربت کا ثبوت اُس کی دعاؤں کو سن کر اور اُس کی دعاؤں کو قبول کر کے دے گا اور وہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نشانوں کو خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرے گا اور اس طرح وہ خدا کو پا لے گا۔

آخر میں آپ نے احباب جماعت کو رمضان کے بابرکت ایام کے پیشِ نظر بکثرت دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی تا خدا تعالیٰ اپنی قدرت اور تائید و نصرت کے نشان دکھا کر ان کے ایمانوں کو پختہ سے پختہ تر کرے اور اپنی معیت کا ثبوت دیتا چلا جائے۔ آپ نے فرمایا رمضان المبارک کے ایام بہت بابرکت ایام ہیں۔ یہ دعاؤں کی قبولیت اور رضائے الٰہی کے حصول کے ایام ہیں احباب کو ان ایام میں خدا کو پانے اور اسی کا ہو رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بخدا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوّت اجلیٰ بدیہیات میں سے ہے

کسی زمانہ میں نشانوں کے نور آپؐ کی نبوّت سے علیحدہ نہیں ہوتے

"وَمِنْ دَلَائِلِ نُبُوَّتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَاءَ فِي وَقْتِ الضَّرُورَةِ وَمَا رَحَلَ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا إِلَّا بَعْدَ تَكْمِيلِ أَمْرِ الْمِلَّةِ وَأَمَّا مُعْجِزَاتُهُ الْأُخْرٰى فَوَاللهِ إِنَّهَا لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى وَالْكُتُبُ مِنْ بَعْضِهَا مَمْلُوَّةٌ وَهِيَ مُتَظَاهِرَةٌ وَإِنَّهَا فِي الْقَوْمِ مَشْهُورَةٌ مُتَوَاتِرَةٌ ثُمَّ مُعْجِزَاتُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ظَهَرَتْ فِي أَوَّلِ الزَّمَانِ كَذٰلِكَ تَظْهَرُ فِي هٰذَا الْأَوَانِ وَهٰذَا أَمْرٌ ثَابِتٌ لَيْسَتْ فِيهِ ثُلْمَةٌ وَلَا فِي صِحَّتِهَا مَنْقَصَةٌ وَوَاللهِ إِنَّ نُبُوَّتَهُ لَمِنْ أَجْلَى الْبَدِيهِيَّاتِ وَلَا يُفَارِقُهَا فِي زَمَنٍ أَنْوَارُ الْآيَاتِ وَلَا يُنْكِرُهَا إِلَّا الَّذِي رُبِّيَ فِي شَرِّ حِجْرٍ وَنَشَأَ فِي أَخْبَثِ نَشَاءٍ"

ترجمہ:۔ "منجملہ دلائل نبوّت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک یہ ہے کہ وہ عین ضرورت کے وقت میں آئے اور اِس دُنیا سے کُوچ نہ کیا جب تک کہ دین کے امر کو کمال تک نہ پہنچا دیا۔ اور اگر دوسرے معجزات کا حال پُوچھو تو بخدا کہ وہ اِس قدر ہیں کہ ہم گِن نہیں سکتے اور اسلامی کتابیں ان میں سے بہت سے معجزات سے بھری پڑی ہیں اور قوم میں مشہور اور متواتر ہیں۔ پھر یہ بھی بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات جیسا کہ اوّل زمانہ میں ظاہر ہوئے تھے ایسا وہ اِس زمانہ میں بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور یہ امر ایک ایسا ثابت ہے جس میں کوئی رخنہ نہیں اور نہ اس کی صحت میں کچھ نقص ہے۔ اور بخدا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت اجلیٰ بدیہیات سے ہے۔ اور کسی زمانہ میں نشانوں کے نُور اس سے علیحدہ نہیں ہوتے۔ اور ان سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا بجز اُس شخص کے کہ جس نے بدی کی گود میں پرورش پائی ہو۔ اور نہایت خبیث کیفیت کے نشوونما میں بڑھا ہو"

(نجم الہدیٰ ص)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک کے متعلق حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات

اس مہینہ میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور کثرت سے الٰہی برکات کا نزول ہوتا ہے

مگر ان رحمتوں کو وہی حاصل کر سکتا ہے جو نیک نیتی سے روزے رکھے اور اسکے جملہ لوازمات کو بجا لائے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم ماہ دسمبر ۱۹۶۷ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ه

(بقرہ رکوع ۲۳)

پچھلے دنوں میں نے بتایا تھا کہ اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں ہماری توجہ اس طرف پھیری ہے کہ

قرآن کریم کامل ہدایت ہے

اور حکمتوں اور دلائل کے ساتھ اپنی بات منوانے والی کتاب ہے اور اس پر عمل پیرا ہو کر نور اور فرقان انسان کو حاصل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک کامل اور مکمل نور ہے جو اَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ کے سر چشمہ سے نکلا ہے۔ اور رمضان کا مہینہ اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ قرآن کریم کی ہدایت اور اس کی حکمتوں اور اس کے فرقان سے زیادہ سے زیادہ حصہ لیا جا سکے۔

آج میں رمضان کے متعلق

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض ارشادات

اپنے دوستوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ امام بخاریؒ لکھتے ہیں کہ ابوہریرہؓ سے یہ روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔

یعنی اگر کوئی شخص بظاہر رمضان کے روزے تو رکھتا ہے لیکن قولِ زُور اور قولِ زُور پر عمل چھوڑتا نہیں تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس کا کھانا پینا یا بعض اور باتوں کو دن کے وقت چھوڑنا مقبول نہیں ہوگا۔ زُور کے معنے اَلْمَیْلُ عَنِ الْحَقِّ حق اور صداقت سے پرے ہٹ جانے کے ہیں۔ اسی طرح مفرداتِ راغب نے زُور کے ایک معنی بُت کے بھی کئے ہیں (وَیُسَمَّی الصَّنَمُ زُوْرًا) تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص غلط اعتقادات کو چھوڑتا نہیں اور ان کا اپنی زبان سے اور اپنے عمل سے اظہار کرتا ہے اور غلط اعتقادات کے نتیجہ میں عمل غیر صالح بجا لاتا ہے، ایسے شخص کا روزہ رکھنا بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ کھانا اور پینا چھوڑ دینا کوئی ایسی نیکی نہیں کہ وہ اللہ تعالےٰ کو مقبول ہو اور اس کے نتیجہ میں وہ اس کی طرف متوجہ اور ملتفت ہو۔

اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ رمضان کا مہینہ

نفسِ امّارہ کو کچلنے کے لئے

قائم کیا گیا ہے۔ یعنی رمضان کے روزے اور اس کی دیگر عبادات اس لئے فرض کی گئی ہیں اور اس میں بجا لانے والے نوافل اس لئے قائم کئے گئے ہیں کہ انسان نفسِ امّارہ کے حملوں سے نجات پائے اور انسان کا نفسِ امّارہ نفسِ مطمئنّہ کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھ لے۔ لیکن اگر رمضان کا مہینہ نفسِ امّارہ کے مارنے پر منتج نہیں ہوتا، اسکے نتیجہ میں نفسِ امّارہ مرتا نہیں، بدی کی رغبت اسی طرح قائم رہتی ہے، انسان کی زبان اور اس کا دل اور اس کے جوارح پاک نہیں ہوتے تو اسے بھوکا رہنے اور پیاسا رہنے سے کیا فائدہ۔ اگر اس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی قبولیت انسان کو حاصل نہ ہو اور

خدا تعالےٰ محبّت اور پیار کے ساتھ

اس کی طرف ملتفت اور متوجہ نہ ہو۔

یہاں جیسا کہ پہلے بزرگوں نے بھی یہی معنے کئے ہیں حَاجَةٌ کے معنی وہ نہیں جو اُس وقت ہوتے ہیں جب یہ لفظ انسان کے لئے استعمال کیا جاتا ہے بلکہ حَاجَةٌ کے معنی یہاں یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے روزوں کو قبول نہیں کرے گا اور انسان کی طرف ملتفت نہیں ہوگا پس روزے اِس معنی میں کہ یہ نفس کے کچلنے کے لئے قائم کئے گئے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور شیطان کے حملوں سے انسان کو بچانے میں ہمارے لئے بطور ڈھال کے ہیں جیساکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي وَالصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا۔

یہ بھی بخاری کی حدیث ہے۔ اس میں

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ ماہ رمضان اور اس کے روزے بطور ڈھال کے تمہارے لئے بنائے گئے ہیں اور اگر تم روزے کی روح اور اس کی حقیقت کو سمجھو تو شیطانی حملوں سے تم خود کو محفوظ کر سکتے ہو۔ اسلئے ضروری ہے کہ تمہاری زبان پر کسی قسم کا فحش نہ آئے شہوت کو ابھارنے والی باتیں نہ آئیں اور لَا يَجْهَلْ یہ بھی ضروری ہے کہ انسان جہل سے کام نہ لے جہل کے تین معنی ہیں اور تینوں یہاں چسپاں ہوتے ہیں ایک معنی تو اس کے یہ ہیں کہ انسان علم سے خالی ہو۔ یعنی اسکے معنی عدم علم کے ہیں۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم کا سمندر قرآن کریم میں ہے۔ رمضان میں کثرت تلاوت کا میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔ جیساکہ دوسری جگہ آتا ہے اور یہی میری سنت اور یہی حضرت جبریل علیہ السلام کی سنت ہے کیونکہ ہر رمضان میں وہ پورے قرآن کریم کا دور آپ سے کیا کرتے تھے تو علم کے سمندر کا تمہیں پتہ دیا گیا اور اس سمندر میں غوطہ لگانے کے سامان تمہارے لئے مہیا کئے گئے اس لئے تم چوکس اور ہوشیار رہنا کہ کہیں اس موقع کو کھو نہ دو۔ اس لئے روزہ دار کے لئے ضروری ہے لا یجھل کہ اپنے اندر جہالت باقی نہ رہنے دے کیونکہ علم کے دروازے اس کے لئے کھولے گئے ہیں اور علم کے نور سے منور ہونے کی راہیں اسے بتائی گئی ہیں

دوسرے جہل کے معنی غلط اعتقاد کے ہیں۔ پس نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم چونکہ کامل اور مکمل کتاب ہے جو شخص اسے سمجھتا اور اس کی حکمتوں کو جاننے کی طرف متوجہ ہوتا ہے وہ تمام اعتقادات صحیحہ پر عبور حاصل کر سکتا ہے تو یہ موقع جب تمہیں دیا جاتا ہے کہ تم ہر قسم کے غلط اعتقاد کو اپنے ذہنوں اور دلوں سے نکال کر باہر پھینک دو تو اس موقع سے فائدہ اٹھاؤ لا یجھل ایک مومن روزہ دار کو چاہیئے کہ صحیح اعتقادات کے حصول کے لئے پوری پوری کوشش کرے۔ اور قرآن کریم سے پورا پورا فائدہ اٹھائے اس سے بے اعتنائی نہ برتے۔

تیسرے جہل کے معنی ہیں فِعْلُ الشَّيْءِ بِخِلَافِ مَا حَقُّهُ أَنْ يُفْعَلَ جو کام جس طور پر کرنا چاہیئے اس طرح نہ کرنا تو

لَا يَجْهَلْ کے معنے

ہیں کہ رمضان میں حسنِ عمل کی طرف خاص طور پر متوجہ ہونا چاہیئے یعنی جو اعمالِ صالحہ کا حق ہے وہ ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اسی لئے رمضان کے مسائل صرف بھوکا رہنے یا پیاسا رہنے یا بعض دیگر پابندیوں کو بجالانے کا ہی حکم نہیں بلکہ سارے نیک اعمال کرنے کی طرف انسان کو توجہ دلائی گئی ہے اور یہ اشارہ

کیا گیا ہے کہ تمہاری زندگی اور تمہاری بقاء کے لئے جو ضرورتیں ہو سکتی تھیں ان کو پورا کرنے کے سامان کر دیئے گئے ہیں۔ اب تمہارا کام ہے کہ تم ان سے فائدہ اٹھاؤ اور ایک صراطِ مستقیم پر تمہیں چلا دیا گیا ہے یہ صراطِ مستقیم اعمال صالحہ کا ہے تم اس صراطِ مستقیم پر چلتے رہو۔ جہالت سے کام نہ لینا اور اللہ تعالے نے فرمایا تمہیں مشک۔ وغیرہ کی خوشبو بہت پسند ہے اسی لئے ہم نے یہ حکم دیا ہے کہ جمعہ کے موقع پہ یا عید کے موقع پر یا دوسرے اجتماعوں میں مشک اور دوسری خوشبوئیں لگا کر آیا کرو تاکہ تمہارے ساتھی ایک قسم کی لذت محسوس کریں تو جتنی مشک کی خوشبو تمہیں اچھی لگتی ہے اس سے زیادہ ہمیں وہ بو محبوب ہے جو محض ہماری رضا کے لئے کھانا چھوڑنے کے نتیجہ میں بعض دفعہ منہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالے تو خوشبو اور بدبو ہر دو سے بے نیاز ہے۔ نورِ محض کو جسمانی حواس یا ان حواس سے حاصل ہونے والی لذتوں سے کیا سروکار۔ لیکن جو شخص اس کی خاطر محض اس کی رضا کے لئے بُو کو برداشت کرتا ہے اور کھانے پینے کو چھوڑتا ہے اگر اس کے نتیجہ میں بعض ایسی باتیں پیدا ہوتی ہیں جو انسان کو پسند نہیں تو وہ ہوا کریں ہم تو اس کے دل کی کیفیت کو دیکھکر اس قسم کی بُو کو بھی بڑا ہی محبوب سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے لئے اس شخص نے ایسا کام کیا کہ جس کے نتیجہ میں اس کے منہ میں وقتی طور پہ بُو پیدا ہو گئی اور یہی یہ خُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ (روزہ دار کے منہ کی بُو) اس لئے محبوب ہے کہ يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي اس نے محض ہماری خاطر کھانے کو چھوڑا اور پینا چھوڑا اور اپنی شہوت کو چھوڑا۔ اَلصِّيَامُ لِي روزہ میرے لئے ہے وَأَنَا أَجْزِي بِهِ اس فقرہ کے معنے بعض بزرگوں نے یہ بھی کئے ہیں کہ دنیا نے غیر اللہ کے لئے کبھی روزے نہیں رکھے دنیا نے غیر اللہ کو سجدہ بھی کیا ان کے لئے مالی قربانیاں بھی دیں چڑھاوے بھی چڑھائے اور بھی بہت سی بدعتیں کیں لیکن غیر اللہ کے لئے اپنے پر بھوکا رہنے کی پابندی کسی مشرک نے عائد نہیں کی۔ یہ معنی بھی لطیف ہیں اگر تاریخ اس کی گواہی دیتی ہو لیکن بہر حال اللہ تعالے نے روزہ کی عظمت کو بیان کرنے کے لئے

اَلصِّيَامُ لِي کا فقرہ

بولا ہے یعنی روزے دار کا روزہ میرے نزدیک ایسا ہے کہ یہ خالصتاً میرے لئے ہے وَأَنَا أَجْزِي بِهِ اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا اور یہ جو کہا گیا ہے کہ ہر نیکی کے بدلہ میں دس گنا یا اس سے زیادہ ثواب ہوگا یعنی حساب سے بتایا گیا ہے کہ دس گنا یا سو گنا یا بعض جگہ اس سے بھی زیادہ ثواب کا ذکر آتا ہے یہ دوسری نیکیوں کے متعلق آتا ہے روزہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ روزہ کا ثواب اور اس کی جزاء بغیر حساب کے ہے۔ اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا کے مطابق نہیں اس کی جزا بے حساب ہے اور سچی بات یہ ہے کہ اگر روزہ دار کو اللہ تعالے کا قرب حاصل ہو جائے تو اس قرب کو کسی حساب میں تو محدود نہیں کیا جا سکتا۔ دنیا کے سارے حساب ختم ہو جاتے ہیں اس ثواب کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا جب اللہ تعالے کا قرب انسان حاصل کر لے اور اس کی رؤیت یا اس سے ہمکلامی یا اس کی رحمتوں (زندہ رحمتوں) کو انسان اپنے اوپر نازل ہوتا دیکھے یعنی اُسے روزہ کی یہ جزا مل جائے تو اسے کسی حساب میں محدود نہیں کیا جا سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سے ملتے جلتے الفاظ ہیں

ایک دوسری حدیث

بھی ہے جس کے آخر پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ

روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں ایک خوشی تو اسے یہ حاصل ہوتی ہے إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ کہ وہ روزہ کھولتا ہے اور کھاتا اور پیتا ہے اس یقین اور ایمان کے ساتھ کہ میں نے خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کے حکم سے کھانا پینا چھوڑا تھا اور اب میں خدا تعالیٰ کی اجازت سے اسی کے حکم سے کھانے لگا ہوں کیونکہ افطار محض کھانا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھانا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی سختی سے اس بات سے منع کیا ہے کہ سورج غروب ہو جانے پر کھانے پینے میں دیر کی جائے بلکہ آپ اتنی جلدی کیا کرتے تھے کہ بعض دفعہ صحابہ عرض کرتے کہ یا رسول اللہ ابھی تو روشنی ہے آپ فرماتے نہیں سورج غروب ہو گیا ہے تم روشنی کی طرف نہ دیکھو اور میرے لئے افطاری تیار کرو تو أَفْطَرَ میں اس طرف اشارہ کیا گیا کہ انسان روزہ رکھنے کے بعد جب روزہ کھولتا اور کچھ کھاتا ہے تو یہ سمجھتے ہوئے کھاتا ہے کہ میرا یہ کھانا صرف اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کھانے کی اجازت دی ہے جس طرح میرا کھانے سے پرہیز کرنا اس لئے تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے منع کیا تھا جس کا مطلب یہ ہوا کہ انسان کو یہ سبق مل جاتا ہے اور وہ اس کو اچھی طرح سمجھنے لگ جاتا ہے کہ کوئی چیز ایسی نہیں کھانی جس کی اللہ تعالیٰ اجازت نہ دے مثلاً چڑھاوے کے کھانے ہیں ان سے اسلام نے منع کیا ہے پھر بہت سارے اور کھانے ہیں جن سے اسلام نے منع کیا ہے پھر مالِ حرام ہے اس سے بھی خدا تعالیٰ نے منع کیا ہے میں اس تفصیل میں اس وقت نہیں جانا چاہتا غرض جس وقت انسان روزہ کھولتا ہے تو وہ صرف کھانا ہی نہیں کھاتا بلکہ وہ اس لئے کھا رہا ہوتا ہے کہ خدا نے اسے کہا کہ کھا تو جو شخص اس حقیقت کو پالے کہ میرا کھانا اور نہ کھانا ہر دو خدا کے لئے ہیں اس کی اجازت اور اس کے حکم سے ہیں اس سے زیادہ خوشی اور کیا اسے پہنچ سکتی ہے إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کھانے پینے میں تمہارے لئے بڑی لذتیں ہیں کیونکہ ایک مسلمان کی لذت کھانے میں نہیں ہے ایک مسلمان کی لذت اس کھانے میں ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ کھاؤ پس جس وقت روزہ دار افطار کرتا ہے اس کو بڑی خوشی پہنچتی ہے کہ میرے رب نے مجھے کہا کہ اے میرے بندے میرے کہنے پر تو نے کھانا چھوڑا تھا اب میرا حکم ہے کہ تو کھا تو وہ کھاتا ہے اور اپنے رب کے اس حکم کی وجہ سے اور اس حقیقت کو پالینے کے نتیجہ میں اس کے لئے بڑی ہی خوشی کا سامان پیدا ہو جاتا ہے اور دوسری خوشی اس کی یہ ہے کہ إِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ جب اپنے رب کی ملاقات اور اس کا قرب اسے حاصل ہو جاتا ہے اور رؤیا یا کشوف یا الہام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا مکالمہ اور مخاطبہ اسے مل جاتا ہے تو اس سے بڑھ کر اس کے لئے اور کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ پس اس دنیا میں بھی دو خوشیوں کے سامان ایک مخلص روزہ دار کے لئے پیدا ہو جاتے ہیں

اس ماحول میں اور اس رمضان میں جس کا ذکر پہلے کر چکا ہوں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی حقیقت ہمیں سمجھ آتی ہے جو بخاری کی حدیث ہے اور ابوہریرہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ۔

آسمان کے دروازے جب کھول دیئے جاتے ہیں

جب آسمان کے دروازے کھلتے ہیں تو دو نتیجے پیدا ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ آسمانی رحمتوں کا نزول ہونے لگتا ہے دوسرے یہ کہ انسان کے اعمالِ صالحہ جو خلوص نیت سے کئے جائیں وہ آسمانوں میں داخل ہو سکتے ہیں (یہ ایک تمثیلی زبان ہے) یعنی قبولیت کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں دروازہ کھلنے کے دو ہی نتیجے ہو سکتے ہیں اور دونوں پیدا ہوتے ہیں پس جو شخص نیک نیتی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے ساتھ خدا تعالیٰ کے لئے روزہ بھی رکھتا ہے اور اس کے لوازمات بھی بجا لاتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ آسمانوں کے دروازے کھول دیتا ہے بڑی کثرت سے نزولِ رحمتِ باری شروع ہو جاتا ہے اور ایسا بندہ اللہ تعالیٰ سے اس کے حکم کی بجا آوری کی توفیق بھی پاتا ہے اور جو عاجزانہ طور پر اپنے خدا کے حضور پیش کرتا ہے اس کی قبولیت کے سامان بھی پیدا کئے جاتے ہیں۔

ان دروازوں سے اعمالِ صالحہ داخل ہو جاتے ہیں غُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ روزے دار کے لئے ایسے سامان پیدا کر دیئے جاتے ہیں کہ وہ معاصی سے بچنے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جن باتوں سے روکا ہے ان سے وہ رُک جاتا ہے اور یہی چیزیں ہیں جن کے نتیجہ میں جہنم کے دروازے کھلتے ہیں غرض اللہ تعالیٰ کی توفیق سے وہ معاصی سے بچتا ہے اور نواہی سے پرہیز کرتا ہے اور جس وقت رحمت کے دروازے کھلے ہوں جہنم کے دروازے بند ہوں تو پھر اس میں کیا شک رہ جاتا ہے کہ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ کہ شیطان زنجیروں میں جکڑ دیئے گئے شیطانی حملہ اندرونی ہو یا نفس امارہ کے ذریعہ یا بیرونی ہو وہ کارگر نہیں ہو سکتا۔

غرض یہ رمضان جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقدر کیا ہے اور

یہ رمضان ہے

جس کی طرف ہمیں پورے نفس اور پوری روح کے ساتھ متوجہ ہونا چاہیئے تاہم خدا کے فضل اور اس کی توفیق سے ایسے اعمال بجا لائیں کہ ہمارے لئے جنتوں کے دروازے تو ہمیشہ کھلے رہیں لیکن جہنم کے دروازے مقفل رہیں اور شیاطین (جو وجود بھی ہمارے لئے شیطان بن سکتے ہیں) ان کو پابہ زنجیر کر دیا جائے اور ہم ان کے حملہ سے محفوظ رہیں اور اس کا نتیجہ یہ نکلے کہ

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ہم بھی اللہ تعالیٰ کی اس بشارت کے مستحق ہیں کہ جو شخص رمضان کے روزے رکھتا ہے ایماناً اس ایمان اور یقین کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنے فضل کے دروازے کو کھولنے کے لئے رمضان کا روزہ فرض اور واجب کیا ہے اور ہمارے لئے رحمت کا موجب ہے تکلیف اور زحمت کا موجب نہیں اور احتساباً أَيْ طَلَبًا لِلْأَجْرِ فِي الْآخِرَةِ اس کے نتیجہ میں اپنے رب سے اجر کا طالب ہو اور

یہ عزم اور یہ رغبت

اس کے اندر پائی جاتی ہو کہ میں نے ہر قربانی دے کر اپنے رب سے اس کا ثواب حاصل کرنا ہے اور بشاشتِ قلب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ساتھ وہ یہ قربانی دے اسے بوجھ نہ سمجھے۔ یہ معنے ہیں احتساب کے غرض جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ ذمہ داریوں کو بوجھ نہیں سمجھتا۔ طیب خاطر اور بشاشت قلب کے ساتھ وہ انہیں بجا لاتا ہے اور اسکے دل میں ایک جوش ہوتا ہے کہ میں ہر قربانی دے کر اپنے رب کی خوشنودی کو ضرور حاصل کر دوں گا اور اس ایمان پر قائم ہوتا ہے کہ اگر میں نے اپنے رب کی خوشنودی حاصل کرنی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ اور قرآن کریم میں اس رضا کے حصول کی جو راہیں ہم پر کھولی ہیں ان پر میں چلوں گا۔ تب غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔ جو اس کی شرعی کمزوریاں ہیں اللہ تعالیٰ انہیں مغفرت کی چادر کے نیچے ڈھانپ لیگا اور اپنے نور سے اسے منور کرے گا اور

اپنی رضا کی جنت

میں اسے داخل کرے گا اللہ تعالیٰ ہم سب سے خوش ہو اور ہم سے راضی رہے اور ہمیں ایسے اعمال بجا لانے کی توفیق دے جو اس کی نگاہ میں مقبول ہوں اور شیطان کو انتہائی طور پر ناپسندیدہ ہوں اور وہ ہمیں اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرے اور ہم سے خوش ہو جائے اور ہمیں اپنا محبوب بنالے (اپنا محبوب کہتے ہوئے روح کانپ اٹھی کہ ایک بندہ ناچیز خدا کا محبوب کیسے بن سکتا ہے بندہ بڑا ہی عاجز ہے اور کوئی خوبی اس میں نہیں لیکن ہمارا رب بڑا ہی پیار کرنے والا ہے وہ کہتا ہے کہ میری طرف آؤ میں تمہیں اپنا محبوب بنالوں گا) پس اپنے فضلوں کی بارش کچھ اس طرح ہم پر برسائے کہ ہم واقعہ میں اور حقیقتاً اس کے محبوب بن جائیں اور اس کی رضا کی جنتوں میں رہنے والے ہوں ۞

(الفضل ۹ دسمبر ۶۷ء)

روزہ اور تزکیہ نفس

"روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے انسانی فطرت میں ہے کہ جسقدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں خدا تعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کیلئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۲۳)

انسان کی حفاظت کا بڑا ذریعہ۔ دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اسلام سے سچی مراد یہی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع اپنی رضا کرلے۔ مگر سچ یہ ہے کہ یہ مقام انسان کی اپنی قوت سے حل نہیں سکتا۔ ہاں اس میں کلام نہیں کہ انسان کا فرض ہے کہ وہ مجاہدات کرے لیکن اس مقام کے حصول کا اصل اور سچا ذریعہ دعا ہے۔ انسان کمزور ہے۔ جب تک دعا سے قوت اور تائید نہیں پاتا اس دشوار گذار منزل کو طے نہیں کرسکتا خود اللہ تعالیٰ نے انسان کی کمزوری اور اس کے ضعف حال کے متعلق ارشاد فرماتا ہے۔ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا۔ یعنی انسان ضعیف اور کمزور بنایا گیا ہے پھر باوجود اس کمزوری کے اپنی ہی طاقت سے ایسے عالی درجہ اور ارفع مقام کے حاصل کرنے کا دعویٰ کرنا سراسر خام خیالی ہے اسکے لئے دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں اور دشوار گذار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کرلیتا ہے کیونکہ دعا اس فیض اور قوت کے جذب کرنے والی نالی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتا ہے۔ جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پالیتا ہے۔ ہاں نری دعا خدا تعالیٰ کا منشا نہیں ہے بلکہ اول تمام مساعی اور مجاہدات کو کام میں لائے اور اس کے ساتھ دعا سے کام لے۔ اسباب سے کام لے۔ اسباب سے کام نہ لینا اور نری دعا سے کام لینا یہ آداب الدعا سے ناواقفی ہے اور خدا تعالیٰ کو آزمانا ہے اور نرے اسباب پر گر رہنا اور دعا کو لاشئی محض سمجھنا یہ دہریت ہے یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی وہ ایک ایسے قلعے میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں لیکن جو دعاؤں سے لاپروا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے۔ ایک لمحہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اسکی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی اسلئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ یہی دعا ہے یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔

یہ بھی یقیناً سمجھو کہ یہ ہتھیار اور نعمت صرف اسلام ہی میں دی گئی ہے دوسرے مذاہب اس عطیہ سے محروم ہیں۔ .... یہ خاص اکرام اسلام کیلئے ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ امت مرحومہ ہے لیکن اگر آپ ہی اس فضیلت سے محروم ہو جاویں اور خود ہی اس دروازہ کو بند کردیں تو پھر کس کا گناہ ہے جب ایک حیات بخش چشمہ موجود ہے اور ہر وقت اس میں سے پانی پی سکتا ہے پھر اگر کوئی اس سے سیراب نہیں ہوتا تو خود طالب موت اور تشنہ ہلاکت ہے اس صورت میں تو چاہیئے کہ اس پر منہ رکھ دے اور خوب سیراب ہو کر پانی پی لیوے یہ میری نصیحت ہے جس کو میں ساری نصائح قرآنی کا مغز سمجھتا ہوں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۲-۱۹۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کی عظیم تاثیرات

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی رو سے

مرتبہ مکرم انیس الرحمٰن صاحب شاہد مربی سلسلہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

آج روئے زمین پر سب الہامی کتابوں میں سے ایک قرآن مجید ہی ہے جس کا کلامِ الٰہی ہونا دلائل قطعیہ سے ثابت ہے جس کے اصولِ نجات کے بالکل راستی اور وضع فطری پر مبنی ہیں جس کے عقائد ایسے کامل اور مستحکم ہیں جو براہین قویہ ان کی صداقت پر شاہد ناطق ہیں۔ جس کے احکام حق محض پر قائم ہیں جس کی تعلیمات ہر یک طرح کی آمیزش شرک اور بدعت اور مخلوق پرستی سے بکلی پاک ہیں جس میں توحید اور تعظیم الٰہی اور کمالات حضرتِ عزت کے ظاہر کرنے کے لئے انتہا جوش ہے۔ جس میں یہ خوبی ہے کہ سراسر وحدانیت جناب الٰہی سے بھرا ہوا ہے اور کسی طرح کا دھبہ نقصان اور عیب اور نالائق صفات کا ذات پاک حضرت باری تعالیٰ پر نہیں لگاتا اور کسی اعتقاد کو زبردستی تسلیم نہیں کرانا چاہتا بلکہ جو تعلیم دیتا ہے اس کی صداقت کی وجوہات پہلے دکھلا دیتا ہے اور ہر ایک مطلب اور مدعا کو حجج اور براہین سے ثابت کرتا ہے اور ہر یک اصول کی حقیقت پر دلائل واضح بیان کر کے مرتبہ یقین کامل اور معرفت تام تک پہنچاتا ہے اور جو جو خرابیاں اور ناپاکیاں اور خلل اور فساد لوگوں کے عقائد اور اعمال اور اقوال اور افعال میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان تمام مفاسد کو روشن براہین سے دور کرتا ہے۔ اور وہ تمام آداب سکھاتا ہے جن کا جاننا انسان کو انسان بننے کیلئے نہایت ضروری ہے۔ اور ہر یک فساد کی اسی زور سے مدافعت کرتا ہے کہ جس زور سے وہ آجکل پھیلا ہوا ہے۔ اس کی تعلیمات نہایت مستقیم اور قوی اور سلیم ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۸۱)

(۲)

قرآن شریف کی معجزانہ تاثیرات سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی کامل پیروی کرنے والے درجہ قبولیت کا پاتے ہیں اور ان کی دعائیں قبول ہو کر خدا تعالیٰ اپنے کلام لذیذ اور پُر رعب کے ذریعہ سے ان کو اطلاع دیتا ہے اور خاص طور پر دشمنوں کے مقابل پر ان کی مدد کرتا ہے اور تائید کے طور پر اپنے غیب خاص پر ان کو مطلع فرماتا ہے۔"

(چشمہ معرفت حاشیہ صفحہ ۲۵۹)

(۳)

"کوئی آدمی ایسا نہیں کہ جو قرآن شریف پڑھے اور اس کے دل پر خوف کا اثر نہ ہو"۔

(آریہ دھرم صفحہ ۲۰)

(۴)

اسلام زندہ مذہب ہے اور ہماری کتاب زندہ کتاب اور ہمارا خدا زندہ خدا اور ہمارا رسول زندہ رسول پھر اس کے برکات انوار اور تاثیرات مردہ کیونکر ہو سکتی ہیں۔

(الحکم ۱۰، اکتوبر ۱۹۰۵ء)

(۵)

قرآنی تاثیریں خارقِ عادت ہیں کیونکہ کوئی دنیا میں بطور نظیر نہیں بتلا سکتا کہ کبھی کسی کتاب نے ایسی تاثیر کی کون اس بات کا ثبوت دے سکتا ہے کہ کسی کتاب نے ایسی عجیب تبدیلی و اصلاح کی جیسی قرآن شریف نے کی۔

(سرمہ چشم صفحہ ۲۵ حاشیہ)

(۶)

قرآن مجید باوجود ان تمام کمالاتِ بلاغت و فصاحت و احاطہ حکمت و معرفت ایک روحانی تاثیر اپنی ذات بابرکات میں ایسی رکھتا ہے کہ اس کا سچا اتباع انسان کو مستقیم الحال اور منور الباطن اور منشرح الصدر اور مقبول الٰہی اور قابلِ خطاب حضرت عزت بنا دیتا ہے اور اس میں وہ انوار پیدا کرتا ہے اور وہ فیوضِ غیبی اور تائیداتِ لاریبی اس کے شامل حال کر دیتا ہے۔ کہ جو اغیار میں ہرگز نہیں پائی جاتیں اور حضرتِ احدیت کی طرف سے وہ لذیذ اور دلآرام کلام اس پر نازل ہوتا ہے۔ جس سے اس پر دمبدم کھلتا جاتا ہے کہ وہ قرآن مجید کی سچی متابعت سے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی سے ان مقامات تک پہنچایا گیا ہے کہ جو محبوبانِ الٰہی کے لئے خاص ہیں۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ نمبر ۳ صفحہ [illegible])

(۷)

قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کے دل کو منور کرتا ہے اور پھر بڑے بڑے نشان دکھلا کر خدا سے ایسے تعلقات مستحکم بخش دیتا ہے کہ وہ ایسی تلوار سے بھی ٹوٹ نہیں سکتے جو ٹکڑہ ٹکڑہ کرنا چاہتی ہے۔ وہ دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے اور علومِ غیب عطا فرماتا ہے

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۹۴)

(۸)

یہ سچ ہے کہ اکثر مسلمانوں نے قرآن شریف کو چھوڑ دیا ہے۔ لیکن پھر بھی قرآن شریف کے انوار و برکات اور اس کی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں۔ چنانچہ میں اس وقت اسی ثبوت کے لئے بھیجا گیا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے وقت پر اپنے بندوں کو اس کی حمایت اور تائید کے لئے بھیجتا رہا ہے .... اس کی تاثیرات کا ہمیشہ تازہ بتازہ ثبوت ملتا رہتا ہے۔ اور یہود نے چونکہ توریت کو بالکل چھوڑ دیا ہے اس لئے ان میں کوئی اثر اور قوت باقی نہیں رہی جو ان کی موت پر دلالت کرتی ہے۔

(الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء)

(۹)

"میں سچ کہتا ہوں کہ اگر قرآن شریف سے اعراض صوری یا معنوی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس میں اور اس کے غیروں میں فرقان رکھ دیتا ہے اللہ تعالیٰ پر کامل یقین اور ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اس کی قدرتوں کے عجائبات وہ مشاہدہ کرتا ہے اس کی معرفت بڑھتی ہے اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اس کو وہ حواس اور قویٰ دیئے جاتے ہیں کہ وہ ان چیزوں اور اسرارِ قدرت کو مشاہدہ کرتا ہے جو دوسرے نہیں دیکھتے وہ ان باتوں کو سنتا ہے کہ اور لوگوں کو ان کی خبر نہیں"

(الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۵ء)

(۱۰)

اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدا تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اُٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور قرآن شریف جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے۔ جس کے ذریعہ سے حقانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں اور بشری آلودگیوں سے دل پاک ہوتا ہے اور انسانی جہل اور غفلت اور شبہات کے حجابوں سے نجات پا کر حق الیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ [illegible] حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

(۱۱)

لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کے اتباع سے برکاتِ الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ کے انوار اور الہام ان کے دلوں پر اُترتے ہیں اور معارف اور نکات اُن کے منہ سے نکلتے ہیں ایک قوی توکل ان کو عطا ہوتا ہے اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے .... اور ایک لذیذ محبتِ الٰہی جو لذتِ وصال سے پرورش یاب ہے۔ ان کے دلوں میں رکھی جاتی ہے اگر ان کے وجود کو ہاونِ مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو ان کا عرق بجز حُبِ الٰہی کے اور کچھ نہیں دُنیا اُن سے ناواقف اور وہ دنیا سے دُور تر و بلند تر ہیں۔ خدا کے معاملات ان سے خارق عادت ہیں انہیں یہ ثابت ہوا ہے کہ خدا ہے۔

(سرمہ چشم آریہ حاشیہ صفحہ ۲۲، ۲۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبوب اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۲۴ روپے — **دوائی فضل الٰہی** اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے — **زد جام عشق** طاقت کی جنرل ٹانک کورس ۳۵ روپے — **دواخانہ خدمت خلق ربوہ**

پیور ال ف ل ف اٹانک

غذا جزو بدن بنتا اور جسم پر گوشت پوست پیدا کرتا ہے قیمت -/۴ ڈاک ۱/۵۰
شاہ ہومیوپیتھک اسٹور رحمت بازار ربوہ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر الفضل)

تازہ بتازہ نو بہ نو

خالص شہد

براہ راست شہد کے چھتوں سے حاصل کیا گیا
بہترین شہد خوش ذائقہ لذیذ شہد طلب کیجئے۔
ہمارا پتہ:۔ عبدالمجید محلہ دار الیمن ربوہ
کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ

خوشخبری

ہم مسرت کے ساتھ یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم نے خشک بندر گاہ لاہور کا لائسنس حاصل کیا ہے۔ کاروباری حضرات درآمد اور برآمد کے سلسلہ میں ہماری خدمات حاصل کریں۔

نعیم اینڈ کمپنی

۷ نقی بلڈنگ دی مال لاہور۔ ٹیلیفون نمبر ۶۵۶۹۳، ۵۸۲۴۲

هو الشافی

PILES

بواسیر کی مشہور دوا "پائلز کیور" PILES CURE

کے تجربہ کے بعد جناب محمد طارق خان صاحب کیپٹن ایگزیکٹو آفیسر ہنگلا کینٹ تحریر فرماتے ہیں "آپ مجھے ایک کورس نہیں بلکہ پانچ کورس بھیج دیں۔ کیونکہ میں بقایا کورس اور لوگوں کو دے دوں گا جو کہ اس مصیبت سے نجات پاکر آپ کو اور مجھے دعا دیں گے۔"

قیمت فی کورس -/۱۰ روپے۔ نمونہ خوراک مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

جدید فیشن کے مطابق
سونے
اور چاندی کے خوشنما سیٹ و برتن کے لئے

فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور

فون ۵۲۶۲۳/۷

سرزمین قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا
۱۹۱۱ء سے آپکی جملہ طبی ضروریات بہ احسن پوری کر رہا ہے۔

دوائی خاص زنانہ امراض کا واحد علاج دس روپے	پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا بھی علاج کیا جاتا ہے۔ زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے	**زد جام عشق** طاقت کی لاثانی دوا ساٹھ گولی پچیس روپے
حب مفید النساء عورتوں کی جملہ بیماریوں کی دوا ایک ماہ خوراک پانچ روپے	قدیمی ٭ اوّلین ٭ شہرۂ آفاق **حب اٹھرا رجسٹرڈ** مکمل کورس بیس ۲۰ روپے	**اولادِ نرینہ** مجرب دوا! فی کورس پچیس ۲۵ روپے
حب مسان سوکھے کی مجرب دوا فی شیشی پانچ روپے	**ہمارا اصول** مصفا ستھرے اجزاء ٭ دیانتدارانہ دواسازی ٭ عمدہ پیکنگ ٭ غریبانہ قیمت ٭ مخلصانہ مشورہ ——اور—— اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپکی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں	**تریاقِ خاص** نوجوانوں کی صحت کا نگہبان دس روپے
شہزین خرابی جگر، کمزوری جسم اور اٹھرا کی دوا۔ دس روپے		**معین الصحت** تلی، بھگندر، خرابی جگر اور یرقان کا علاج بیس لڑکوں کی خوراک دس روپے
تسہیل ولادت پیدائش کی گھڑیوں کو آسان کرنے کی دوا۔ تین روپے	**مقوی دماغ گولیاں** ذہنی کام کرنے والوں کی بہترین معاون فی شیشی دس روپے	**مقوی دانت منجن** دانتوں کی عمر اور صحت بڑھانے کیلئے۔ فی شیشی ایک روپیہ

حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

بالمقابل ایوان محمود ربوہ فون ۶۳۸ ٭ ٹنڈو محمد خان

هر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

پاک ٹمبر ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور

فون ۶۲۶۱۸ کو ہمیشہ یاد رکھیں

بے بی ٹانک BABY TONIC

بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دانت نکالنے کی تکالیف، پرانے دستوں اور مٹی کھانے کی عادت کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت فی کورس -/۳
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون نمبرز ۶۰۶/۶۰۷

روزہ کی طاقت

پانے کیلئے سحری، افطاری کے بعد جنرل ٹانک -/۴ کی ایک ایک خوراک کمزور لوگوں کیلئے "سپیشل ٹانک" -/۵ کی ایک ایک خوراک حیرت انگیز اثر رکھتی ہے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون نمبرز ۶۰۶/۶۰۷

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی تجربوں پر چڑھنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۲۰ روپے — **نورِ نظر** اولاد نرینہ کے لئے کورس ۳۵ روپے — **خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۳۸**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے مزید سکولوں اور ہسپتالوں کا قیام

جماعت اب تک وہاں ۲۲ پرائمری سکول، ۶ سیکنڈری سکول اور ۴ ہسپتال کھول چکی ہے

قبل ازیں الفضل کے شمارہ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۷۴ء میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ سیرالیون کے قصبہ مسنگبی میں مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۷۴ء کو ایک مسجد اور ایک سکول کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔

سیرالیون مشن کے انچارج مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر اپنے خط مورخہ ۹ ستمبر میں مطلع فرماتے ہیں کہ ریڈیو سیرالیون نے اس تقریب کی خبر کو ۷ اور ۸ ستمبر کو چار مرتبہ نشر کیا اور اسی طرح ملک کے ایک اہم روزنامہ "ڈیلی میل" کی اشاعت ۱۰ ستمبر ۱۹۷۴ء کے صفحہ ۲ پر اس تقریب کی خبر زیرِ عنوان "جماعتِ احمدیہ کی طرف سے مزید سکولوں اور ہسپتالوں کا اجراء" شائع ہوئی۔ خبر کے متن کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"جماعتِ احمدیہ کی طرف سے مسنگبی (سیرالیون) میں ایک سیکنڈری سکول اور ایک مسجد کے تعمیر کرنے کے لئے وزیرِ مملکت برائے سماجی بہبود الحاج اے۔ بی۔ ایس جنیہ (JANNEH) نے سنگِ بنیاد رکھا۔ سنگِ بنیاد کی تقریب کے موقع پر الحاج جنیہ (JANNEH) نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسے قابلِ قدر منصوبے پر اخراجات کر کے احمدیہ مشن اپنی رقم کو نہایت اچھی اغراض و مقاصد کے لئے استعمال کر رہے گا کیونکہ اس کے باعث ہمارے نوجوان ایک بہتر زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں گے۔

اِس علاقہ کے ممبر پارلیمنٹ مسٹر جے۔ اے۔ کونٹے جو نائب وزیرِ مملکت برائے معدنیات بھی ہیں نے اِس موقع پر اپنی تقریر میں کہا:۔

"مَیں امید کرتا ہوں کہ یہ سکول ریاست کونیک اور نواحی ریاستوں کے بچّوں کے بہتر اخلاق کی تعمیر کا ضامن ہوگا۔"

احمدیہ مشن سیرالیون کے سیکرٹری جنرل الحاج کمانڈ الونگے نے اپنے خطاب میں ملک میں جماعتِ احمدیہ کے قیام سے لے کر اب تک یعنی چالیس سال پر محیط جماعت کی مساعی پر مختصر اً روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا کہ اس عرصہ کے دوران ملک میں بائیس پرائمری سکول، چھ سیکنڈری سکول اور چار ہسپتال کھولے گئے۔ الحاج لونگے نے مزید کہا کہ انشاء اللہ العزیز مستقبل قریب میں دو مزید ہسپتال کھولے جائیں گے، ایک میل ۹۱ کے مقام پر اور دوسرا گربیر فری ٹاؤن کے علاقہ میں۔

اِس موقع پر مشن کے انچارج جناب ایم۔ آئی۔ منیر نے ایک مختصر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اِس ملک میں مساجد، سکولوں اور ہسپتالوں کی تعمیر سے یہاں کے باشندوں کے لئے دُنیا میں جنّت کے سامان مہیا ہو جائیں گے۔"

ماخوذ از روزنامہ "ڈیلی میل" مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۷۴ء

(مرسلہ سیکرٹری مجلس نصرت جہاں لیپ)

دُعائے مغفرت

محترمہ مسعودہ بانو صاحبہ اہلیہ مکرم محمد خلیل الرحمٰن صاحب مرحوم آف میانی ضلع سرگودہا بنت مکرم حشمت اللہ صاحب گزشتہ دنوں لمبی علالت کے بعد ربوہ میں انتقال کر گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ ہمارے مبلغِ سپین مکرم اقبال احمد صاحب نجم کی خالہ تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور میانی ضلع سرگودہا میں لجنہ کی سرگرم رکن رہیں۔ مالی قربانیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین

(لئیق احمد طاہر سابق مبلغ انگلستان)

فطرانہ اور عید فنڈ کے متعلق ضروری اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے احباب ان ایّام میں رُوحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادات اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قُرب اور حصولِ فضل کا ذریعہ ہے اس کی ادائیگی ہر مومن مرد عورت حتیٰ کہ نوزائیدہ بچّے پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازہ تین سیر گندم ہے اور نقدی کی صورت میں اس کی شرح دو روپیہ فی کس بنتی ہے۔ پوری شرح سے عدمِ استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے بھی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ فطرانہ کی رقم کا ۱/۲ حصّہ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد فطرانہ بھجوانا ضروری ہے۔

مرکز میں وصول شدہ فطرانہ حضور اقدس کی نگرانی میں مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے باقی رقم مقامی طور پر مستحق غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہیں لائی جا سکتی بلکہ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد جو رقم بچے وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔ کوشش کی جائے کہ عید الفطر سے قبل یہ رقم غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔

(۲) فطرانہ کے علاوہ عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پُوری توجہ کی ضرورت ہو گی۔ عید فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اُس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے کے لئے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ احباب کی آمدنیاں خدا کے فضل سے بڑھ چکی ہیں اس لئے اِس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اِس فنڈ میں حسبِ استطاعت حصّہ لینا چاہئیے قواعد کی رُو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس کا کوئی حِصّہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کو ہم سب کے لئے اپنی رضا کے حصول اور بے انتہا رُوحانی ترقیوں کا باعث بنائے۔ آمین

مضافات ربوہ کے حلقہ جات کے صدر اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ حسب سابق فطرانہ کا ۱/۲ حصّہ دفتر خزانہ میں جمع کروائیں اور باقی رقم حلقہ کے غرباء میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ضروری اعلان

احبابِ جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ماہِ رمضان کے آخری عشرہ میں بیرون از ربوہ کے کسی احمدی بھائی یا بہن کو مسجد مبارک ربوہ میں معتکف ہونے کی اجازت نہیں ہو گی۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

خدام الاحمدیہ کیلئے ضروری اطلاع

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع جو ۲۵، ۲۶، ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۴ء کو منعقد ہونا تھا اب اِس سال منعقد نہیں ہو گا۔ قائدین مجالس یہ امر نوٹ فرمالیں اور خدام بھائیوں کو اس سے آگاہ فرما دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

خاکسار اور بچہ محمد اسمٰعیل امینی چند دنوں سے علیل ہیں۔ احبابِ جماعت سے صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ مقبول احمد امینی گمبٹ سندھ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴